باب۔ ۲۲

جنازے

[وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ،(البقرۃ:۲۸)]

[وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا، (النجم:۴۴)]،[ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ،(عبس:۲۱)]

حدیث۱۱۶۳،۱۱۶۴: نبی کریمؐ نے فرمایا جو شخص میری امّت میں سے اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ راویان: ابوذر غفاریؓ اور عبد اللہ ابن مسعودؓ۔

حدیث۱۱۶۵: ہم لوگوں کو اللہ کے رسولؐ نے ۷ باتوں کے کرنے کا حکم دیا اور ۶ چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا۔ جن کا حکم فرمایا وہ ہیں ،جنازے کے پیچھے چلنا، مریض کی عیادت کرنا، پکارنے والے کو جواب دینا، دعوت قبول کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، قسم کا پورا کرنا، سلام اور چھینک کا جواب دینا۔۔ اور جن چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا وہ ہیں، چاندی کے برتن، سونے کی انگوٹھی ، حریر(ریشمی کپڑا)، دیباج(خالص سلک)، قسی اور استبرق(سلکی کپڑے)۔ راوی: براءؓ۔

(نوٹ: جن ۶ چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا گیا ہے وہ غالباً مردوں کے لیے ہے۔۔ مؤلف)۔

حدیث۱۱۶۶: آنحضرتؐ نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر ۵ حقوق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے چلنا، دعوت کا قبول کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۱۶۷: حضرت ابو بکرؓ اپنے گھوڑے پر مقام سخ سے آئے۔ اتر کر مسجد نبویؐ میں داخل ہوئے اور پہلے مجھ سے ملے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ اس وقت تک حضورؐ پر یمنی چادر اڑھا دی گئی تھی۔ ابو بکرؓ نے چہرے سے چادر ہٹائی، حضورؐ پر جھکے اور آپؐ کا بوسہ لیا اور پھر رو پڑے۔۔۔ ابو بکرؓ نے فرمایا "اے نبیؐ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، اللہ آپؐ پر دو موتوں کو جمع نہ کرے گا۔ جو موت آپؐ پر مقدور تھی وہ تو آچکی"۔ پھر حضرت ابو بکرؓ باہر نکلے ۔ اس وقت حضرت عمرؓ لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے بیٹھ جانے کو بہ اصرار کہا، لیکن وہ کھڑے ہی رہے۔

پھر حضرت ابو بکرؓ نے سب سے پہلے تشہد پڑھا۔ پھر حاضرین سے مخاطب ہوئے اور فرمایا، "امّابعد! تم میں سے جو شخص محمدؐ کی عبادت کرتا تھا تو وہ محمدؐ اب وفات پا چکے ہیں۔ اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے، نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّـهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّـهُ الشَّاكِرِينَ؛ [یعنی محمدؐ اللہ کے رسول ہی تو ہیں، ان سے پہلے بھی رسول گذرے ہیں، اگر یہ مر جائیں یا قتل کیے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے، جو الٹے پاؤں پھر جائے گا وہ خدا کا کیا بگاڑ سکے گا۔ اور عنقریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا، (آل عمران: ۱۴۴)]۔ بخدا! اس تلاوت کے بعد ہر شخص کی زبان پر صرف یہی آیت تھی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۱۶۸: انصار کی خاتون امّ علاءؓ کہتی ہیں کہ مہاجرین اور انصار کے درمیان قرعہ ڈالا گیا تو ہمارے حصے میں عثمان بن مظعونؓ آئے۔ وہ ہمارے گھر پہنچے تو انھیں بیماری لاحق ہوگئی اور وہ وفات پا گئے۔ انھیں نہلا کر کفن پہنایا گیا۔ پھر رسول اکرمؐ پہنچے۔ میں نے کہا اے ابو السائب (عثمان بن مظعونؓ)! میری شہادت ہے کہ اللہ نے تمھیں معزز بنایا۔ حضورؐ نے فرمایا یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو؟ بخدا میں یقین کے ساتھ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا حالاں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ امّ علاءؓ کا کہنا ہے کہ اس کے بعد انھوں نے پھر کبھی ایسی شہادت کسی اور کے لیے نہیں دی۔ راوی: خارجہ بن زید بن ثابتؓ۔

حدیث ۱۱۶۹: ارشاد نبیؐ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ (قیامت کے دن) میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ راوی: سعید بن عفیرؓ۔

حدیث ۱۱۷۰: عبد اللہؓ کا کہنا ہے کہ میرے والد کو قتل کر دیا گیا۔ میں اور میری پھوپی رونے لگیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ روؤ یا نہ روؤ، فرشتے ان پر سایہ کیے رہے ہیں یہاں تک کہ تم نے ان کا جنازہ اٹھا لیا۔ راوی: محمد بن منکدرؒ۔

حدیث ۱۱۷۱: رسول اکرمؐ نے جب نجاشی (حبشہ کے حکمران) کی وفات کی خبر سنی تو آپؐ مصلے کی طرف گئے، لوگوں کی صف بندی کی، اور ۴ تکبیریں کہیں (یعنی نماز جنازہ غائبانہ ادا فرمائی)۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۱۷۲: نبی کریمؐ نے فرمایا، زیدؓ نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوگئے۔ عبد اللہ بن رواحہؓ نے جھنڈا سنبھالا تو وہ بھی شہید ہوگئے۔ اور آنحضرتؐ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر خالد بن ولیدؓ نے بغیر سرداری کے جھنڈا لیا تو ان کو فتح ملی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۱۷۳: ایک شخص جس کی عیادت کرنے حضورؐ جایا کرتے تھے اس کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے اس کو رات کو ہی دفنا دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے آپ ؐ کو اس بات کی اطلاع دی۔ آنحضرتؐ نے پوچھا تم لوگوں کو مجھے یہ بات بتانے کے لیے کس چیز نے روکا؟ لوگوں نے کہا، تاریک رات میں ہم آپ ؐ کو زحمت سے بچانا چاہتے تھے۔۔۔ آپؐ اس کی قبر پر پہنچے اوراس کی نماز جنازہ پڑھی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۱۷۴ تا ۱۱۷۶: عورتوں نے آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ ہمارے لیے بھی ایک دن (اپنی خطابت و نصیحت کا) مقرر فرمادیجے، تو آپؐ نے اسے قبول فرمالیا۔ پھر ایک موقع پر فرمایا، جس عورت کے تین بچے مر گئے ہوں تو وہ (والدین) جہنم کی آگ سے محفوظ ہوں گے۔ ایک نے پوچھا، دو بچوں میں۔ حضورؐ نے فرمایا، وہ بھی۔۔۔ ابو ہریرہؓ وضاحت کرتے ہیں کہ جو بچے ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں۔ راویان: انس، ابوسعید خدریؓ، ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۲)۔

حدیث ۱۱۷۷: ایک عورت قبر پر بیٹھے رو رہی تھی۔ آنحضورؐ کا اس طرف سے گذر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ، اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۱۷۸ تا ۱۱۸۷: آنحضرتؐ کی صاحبزادی انتقال فرما گئیں تو آپؐ نے ہمیں فرمایا کہ انھیں ۳ یا ۵ بار، یا اس سے زیادہ (طاق) مرتبہ غسل دو۔ ضرورت سمجھو تو پانی میں بیری کے پتے ڈال دو۔ اخیر میں کافور بھی ملا دو۔ اس کے علاوہ آنحضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ مقامات وضو سے اور داہنی جانب سے شروع کرو۔ ہم نے ایسے ہی کیا اور بالوں کو دھو کر اس میں کنگھی کی اور انھیں تین حصوں میں تقسیم بھی کر دیا۔ جب تمام کام سے فارغ ہوئے تو ہم نے حضورؐ کو اطلاع دی۔ تو آپؐ نے ہمیں اپنا تہہ بند دیا اور فرمایا کہ اب اسے اس کے جسم سے لپیٹ دو۔ راویان: امّ عطیہؓ، انصاریہؓ، حفصہ بنت سیرینؓ، ایوبؓ۔

حدیث ۱۱۸۸: رسول معظمؐ کو (بہ طور آخری لباس) سوت سے بنے سحولی (جگہ کا نام) کے تین سفید کپڑوں میں لپیٹا گیا۔ ان میں نہ تو قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۱۸۹ تا ۱۱۹۲: ایک شخص عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ اپنی اونٹ کی سواری سے گر گیا اور کچل کر مر گیا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور دو کپڑوں میں کفن پہناؤ۔ نہ تو اس کو خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ۔ قیامت کے دن وہ لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۱۹۳،۱۱۹۴: منافق عبد اللہ بن ابی، جب مرا تو اس کا بیٹا رسولِ خدا کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ آپؐ اپنا کرتہ عنایت فرما دیجے تا کہ میں اپنے والد کا کفن بناؤں۔ اور حضورؐ اس پر نماز پڑھ کر دعاے مغفرت بھی فرما دیں۔ آپؐ نے اسے کرتہ دیا اور نماز کا وعدہ بھی فرما لیا۔ حضرت عمرؓ نے حضورؐ کو توجہ دلائی کہ یہ تو منافق تھا۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کہتا ہے، اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ [یعنی تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو، اگر تم ۷۰ مرتبہ بھی دعاے مغفرت کر لو تب بھی اللہ انھیں معاف نہیں کرے گا (التوبہ:۸۰)]۔۔۔ تاہم جب آنحضورؐ نے اس کی نماز (جنازہ) پڑھی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا [یعنی اور آپؐ ان (منافقوں) میں سے کسی میت پر کبھی بھی نماز (جنازہ) نہ پڑھیں۔ (التوبہ:۸۴)]۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۱۹۵ تا ۱۱۹۷: (آپؐ کا آخری لباس): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۱۸۸۔ راویان: جابرؓ، حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۱۹۸،۱۱۹۹: عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے ایک روز مصعب بن عمیرؓ اور حمزہؓ کو یاد کیا اور کہا کہ ان حضرات کو شہید کر دیا گیا۔ وہ ہم سے بہتر تھے، اور سوائے چادر کے اور کوئی چیز نہ تھی جو ان کے کفن میں دی جاتی۔ مجھے خطرہ ہے کہ ہماری نیکیوں کا بدلہ ہماری دنیا میں ہی نہ دے دیا گیا ہو۔ پھر یہ سوچ کر وہ رونے لگے۔ راوی: سعد بن ابراھیمؓ۔

حدیث ۱۲۰۰: ہم لوگوں نے نبی اکرمؐ کے ساتھ ہجرت کی۔ اس کا مقصد اللہ کی رضا تھی۔ ہم میں کتنے لوگ وہ ہیں جن کے لیے اس کا پھل پک گیا اور وہ کھاتے ہیں۔ مگر کچھ ایسے بھی ہیں جو اس حالت میں مرے کہ اجر کا کوئی حصہ نہ کھا سکے۔ ان میں سے ایک مصعب بن عمیرؓ ہیں جو جنگ احد میں شہید ہوئے، تو ہمیں ان کے کفن کے لیے ایک ایسی چادر ملی کہ ان کا سر ڈھانپا جاتا تو دونوں پاؤں کھل جاتے۔ اور جب پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ آنحضرتؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ان کا سر ڈھانپ دیا جائے اور پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دی جائے۔ راوی: خبابؓ۔

حدیث ۱۲۰۱: رسول کریمؐ کو ایک عورت نے ایک خوبصورت چادر تحفے میں دی جسے آپؐ نے خوشی سے قبول کر لیا۔ ایک روز وہ چادر پہنے حضورؐ باہر تشریف لائے تو ایک شخص نے اسے مانگ لیا۔ لوگوں نے کہا یہ تو نے اچھا نہیں کیا۔ تو نے حضورؐ کی ضرورت کی چیز کو

Siddiqui Publications

مانگ لیا۔ تُو تو جانتا ہے کہ حضورؐ کبھی کسی سوال کو رَد نہیں فرماتے۔ اس نے کہا بخدا میں نے اس لیے نہیں مانگا کہ میں اسے پہنوں بلکہ میں اسے اپنے کفن کے لیے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ سہلؓ کا کہنا ہے کہ وہ چادر واقعی اس کا کفن ہی بنی۔ راوی: ابن ابی حازمؒ۔

حدیث ۱۲۰۲: خواتین کو جنازوں کے پیچھے جانے سے روکا گیا ہے۔ عورتوں کے لیے اس کام کو ضروری خیال نہیں کیا گیا۔ راوی: امّ عطیہؓ۔

حدیث ۱۲۰۳ تا ۱۲۰۵: عورتوں کو شوہر کے علاوہ کسی اور کے لیے ۳ دن سے زیادہ کا سوگ منانے سے منع کیا گیا ہے۔ شوہر کے لیے ۴ مہینے اور ۱۰ دن کا سوگ ہے (اسے عدّت کہتے ہیں۔۔ مؤلف)۔

راویان: محمد بن سیرینؒ، زینت بن ابی سلمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۰۵)۔

حدیث ۱۲۰۶: ایک عورت قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ آنحضرتؐ کا قریب سے گذر ہوا تو آپؐ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے جواباً کہا تمھیں وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے۔۔۔ لوگوں نے اسے بتایا کہ آپؐ کون ہیں۔ بعد میں وہ عورت آنحضورؐ کی خدمت میں اپنی شرمندگی لے کر حاضر ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا، " صبر، ابتدائے صدمہ کے وقت ہوتا ہے "۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۷۷)۔

حدیث ۱۲۰۷: آنحضرتؐ کے ایک نواسے کے انتقال کی اطلاع آپؐ کی صاحبزادی نے بھجوائی اور خواہش کی کہ آپ تشریف لائیں۔ حضورؐ نے کہلا بھیجا کہ "اللہ کی چیز تھی اس نے واپس لے لی، اس لیے صبر کرو اور اسے بھی ثواب سمجھو"۔ انھوں نے دوسری بار بہ اصرار حضورؐ کو بلوایا۔ آپؐ تشریف لائے تو دیکھا کہ ان میں ابھی چند سانسیں باقی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپؐ کی آنکھیں بھر آئیں۔ سعدؓ نے حضورؐ سے پوچھا یہ (آنسو) کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، " یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے۔ اللہ رحم کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے"۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۱۲۰۸: ہم لوگ آنحضرتؐ کی ایک صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر ہم نے آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھے۔ حضورؐ نے ہم سے پوچھا کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رات کو اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو۔ ابو طلحہؓ نے کہا، "جی میں"۔ آپؐ نے فرمایا، قبر میں اترو۔ وہ اترے (اور ضروری کام مکمل کیا)۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۲۰۹: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ) : ہم مکہ میں حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے۔ ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی موجود تھے۔ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اکرمؐ کا فرمانا ہے کہ "میت کو اس کے گھر والوں کے سبب عذاب ہوتا ہے"۔ اس پر ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ اور صہیبؓ کے درمیان ہونے والی ایک گفتگو کا حوالہ دیا اور بتایا کہ حضرت عمرؓ نے بھی آنحضرتؐ کے اس قول کی تصدیق کی۔۔۔ لیکن کچھ عرصے بعد حضرت عمرؓ کا انتقال ہوا اور ابن عباسؓ نے جب اس بات کا تذکرہ حضرت عائشہؓ سے کیا تو انھوں نے کہا، "درست حدیث یہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب زیادہ کر دیتا ہے"۔

راوی: عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہؒ۔

حدیث ۱۲۱۰: نبی اکرمؐ ایک یہودی عورت (کی قبر) کے پاس سے گذرے۔ اس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور (اس کے سبب) یہ عورت اپنی قبر میں عذاب دی جا رہی ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۲۱۱: حضرت عمرؓ زخمی کیے گئے (یعنی جب ان پر قاتلانہ حملہ ہوا) تو صہیبؓ کہنے لگے، افسوس اے میرے بھائی!۔۔۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا کیا تمھیں معلوم نہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ "مردے زندوں کے رونے کے سبب عذاب دیے جاتے ہیں"۔ راوی: ابوبردہؓ۔

حدیث ۱۲۱۲: ارشاد نبویؐ ہے، "مجھ پر جو شخص جھوٹ لگائے یا میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"، (دیکھیں حدیث ۱۰۷)۔ اور فرمایا، "جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے اس پر عذاب کیا جاتا ہے، اس سبب سے کہ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے"۔

راوی: مغیرہؓ۔

حدیث ۱۲۱۳: آپؐ کا فرمانا ہے کہ میت پر اس کی قبر میں عذاب ہوتا ہے اس سبب سے کہ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے۔ راوی: ابن عمرؓ (اپنے والد سے)۔

حدیث ۱۲۱۴: (عبد اللہؓ کے والد کے انتقال پر آنحضرتؐ کا تبصرہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۷۰۔

راوی: ابن منکدرؒ۔

حدیث ۱۲۱۵: فرمان نبیؐ ہے، "وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے اپنے چہرے کو پیٹا، یا گریبان چاک کیا، اور جاہلیت کی سی (چیخ و) پکار پکارے۔ راوی: عبد اللہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۲۱۶: میرے والد، سعد بن ابی وقاصؓ، حجۃ الوداع کے موقع پر شدید بیمار پڑ گئے۔ آنحضرتؐ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ انھوں نے کہا میں مالدار ہوں، میری بیٹی کے علاوہ میرا کوئی اور وارث نہیں، تو کیا میں اپنا ایک یا دو تہائی مال صدقہ نہ کردوں؟ آپؐ نے فرمایا، نہیں اپنے وارثوں کو محتاج چھوڑنے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ تم انھیں مالدار کردو۔ اللہ کی رضامندی کے لیے تم جو کچھ کروگے اس کا تمھیں اجر ملے گا۔ راوی: عامر بن سعدؓ۔۔(نوٹ: یہاں پر راوی کا نام لکھنے میں غالباً غلطی ہوگئی ہے۔ حدیث کے متن کے مطابق عامر بن سعدؓ کی بجائے اسے عائشہ بنت سعدؓ ہونا چاہیے۔۔مؤلف)۔

حدیث۱۲۱۷، ۱۲۱۸: (نوحہ کرنے کی مذمت): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں اوپر کی حدیث ۱۲۱۵۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث۱۲۱۹: ابن حارثہؓ، جعفرؓ اور ابن رواحہؓ کی شہادت کی خبر ملنے پر حضور مکرمؐ ان لوگوں کے پاس مغموم حالت میں پہنچے۔ تھوڑی دیر میں ایک شخص آیا اور اس نے جعفرؓ کی خواتین کے رونے کا حال بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا انھیں روکو۔ لیکن کئی بار منع کیے جانے کے باوجود وہ (اپنی نوحہ گری سے) نہیں رکیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۱۲۲۰: جب (حفاظ و) قراء کرام شہید کیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی۔ آنحضرتؐ اس سے پہلے اتنے شدید غم کی حالت میں کبھی نہیں دیکھے گئے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۱۲۲۱: ابو طلحہؓ کا لڑکا انتقال کر گیا تو ان کی بیوی نے اسے نہلا دھلا کر کفن پہنایا اور گھر کے ایک گوشے میں جنازے کو رکھ دیا۔ ابو طلحہؓ نے گھر پہنچ کر اپنی بیوی سے بیٹے کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا فی الوقت وہ آرام سے ہے۔ لیکن صبح میں خبر دی کہ وہ گذر چکا ہے۔ اس کی نماز جنازہ آنحضرتؐ نے پڑھائی۔ جب ابو طلحہؓ نے رات کی بات آپؐ کو بتائی تو آپؐ نے فرمایا کہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو تمھاری ذات میں برکت عطا فرمائے گا۔۔ ایک انصاری کا بیان ہے کہ ان کے نو لڑکے تھے جو سب کے سب قرآن کے (حافظ و) قاری تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۲۲۲: ارشاد نبیؐ ہے، "صبر وہ ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو"۔ راوی: ثابتؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۰۶)۔

حدیث ۱۲۲۳: آنحضورؐ کے صاحبزادے ابراھیمؓ، ابوسیفؓ لوہار کے پاس تھے کیوں کہ ان کی بیوی انھیں دودھ پلاتی تھیں۔ ہم ابو سیفؓ کے گھر پہنچے۔ پہلے آپؐ نے ابراھیمؓ کو گود میں لیا اور ان کو پیار کیا۔ اس وقت وہ آخری سانسیں لے رہے تھے۔ اس وقت آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپؐ رو رہے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا، "اے ابن عوف! یہ تو شفقتِ رحمت ہے۔ آنکھیں روتی ہیں اور دل غمگین ہوتا ہے، لیکن ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۲۲۴: سعد بن عبادہؓ بستر مرگ پر تھے۔ نبی اکرمؐ کچھ صحابہؓ کے ساتھ ان کے پاس پہنچے۔ سعدؓ کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا وہ انتقال کر چکے ہیں؟ کہا گیا نہیں۔ آپؐ روئے تو دوسرے بھی رونے لگے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنسو بہانے یا دل غمگین کرنے سے عذاب نہیں کرتا، بلکہ زبان (کی نوحہ خوانی) کی وجہ سے کرتا ہے۔۔۔ حضرت عمرؓ ایسی نوحہ گری کرنے والوں کے ساتھ سختی سے پیش آتے تھے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۲۲۵: (نوحہ کرنے کی مذمت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۱۹۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۲۲۶: رسول خدا نے ہم (خواتین) سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ ہم میں سے ۵ خواتین (امّ سلیمؓ، امّ علاؓ، سیرہؓ کی بیٹی، معاذؓ کی بیوی اور ایک اور خاتون) کے علاوہ کوئی بھی اس عہد پر پورا نہ اترا۔ راوی: امّ عطیہؓ۔

حدیث ۱۲۲۷، ۱۲۲۸: نبی کریمؐ کا فرمانا ہے کہ "جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، یہاں تک کہ وہ تم کو پیچھے چھوڑ دے، یا اسے رکھ دیا جائے"۔ راوی: عامر بن ربیعہؓ۔

حدیث ۱۲۲۹: ہم ایک جنازے میں شریک تھے۔ ابوہریرہؓ اور مروانؓ جنازہ رکھے جانے سے پہلے ہی بیٹھ گئے۔ تو ابوسعیدؓ ان کے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ کھڑے ہو جاؤ۔ آنحضرتؐ نے جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھنے کو منع فرمایا ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا، تم نے سچ کہا۔ راوی: سعید مقبریؒ۔

حدیث ۱۲۳۰: (جنازے کا احترام): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۲۷، ۱۱۲۸۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۱۲۳۱، ۱۲۳۲: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آنحضرتؐ کھڑے ہو گئے، اور پھر ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا، یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ (حدیث ۱۲۳۲ میں آپؐ نے لوگوں سے یہ سوال کیا کہ) : کیا اس (یہودی) کی جان نہ تھی؟ اور پھر آپؐ نے فرمایا، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ راویان: جابر بن عبداللہؓ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ۔

حدیث ۱۲۳۳تا۱۲۳۵: نبی اکرمؐ فرماتے ہیں کہ جب جنازے کو لوگ کاندھوں پر اٹھائے چلتے ہیں، اور اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے لے چلو۔ اور اگر وہ بد ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز آدمیوں کے سوا تمام چیزیں سنتی ہیں۔ اگر آدمی اسے سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔ (حدیث ۱۲۳۴ میں ہے کہ) :اگر وہ نیکوکار ہے تو بہتر چیز ہے جسے تم آگے بھیج رہے ہو۔ اور اگر وہ اس کے سوا ہے تو ایک بری چیز ہے جسے تم اپنی گردن سے اتار رہے ہو۔ راویان: سعید مقبریؒ، ابوہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۱۲۳۶، ۱۲۳۷: حضور مکرمؐ نے النجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ راویان: جابر بن عبداللہؓ، ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۷۱)۔

حدیث ۱۲۳۸: آپؐ نے ایک منبوذ (علاحدہ) قبر کے پاس جا کر صفیں قائم کیں اور نماز جنازہ پڑھائی۔ راوی: شعبیؒ۔ (دیکھیں حدیث ۸۱۳)۔

حدیث ۱۲۳۹: (النجاشی کی نماز جنازہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۷۱ اور حدیث ۱۲۳۶۔ (یہاں اضافی بات یہ بھی ہے کہ): آپؐ نے فرمایا، "آج حبش کا ایک مردِ صالح فوت ہو گیا"۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۱۲۴۰: آنحضورؐ قبرستان میں گذر رہے تھے کہ آپؐ نے ایک تازہ قبر دیکھی۔ پوچھا یہ کب دفنایا گیا؟ بتایا گیا، گذشتہ رات کو۔ پھر مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ کہا، رات کی تاریکی کے سبب آپؐ کو زحمت دینا مناسب نہ سمجھا۔ پھر آپؐ نماز (جنازہ) کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم نے بھی پیچھے صفیں قائم کیں اور ساتھ نماز پڑھی۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۷۳)۔

حدیث ۱۲۴۱: (خصوصی نماز جنازہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۸۱۳ اور حدیث ۱۲۳۸۔ راوی: شعبیؒ۔

حدیث ۱۲۴۲: ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اس کے لیے ایک قیراط (ثواب) ہے۔ ابن عمرؓ نے اس حدیث کی تصدیق حضرت عائشہؓ سے کی۔ پھر کہا ہم نے تو بہت سے قیراط میں کمی کر لی ہے۔ راوی: نافعؒ۔ (دیکھیں حدیث ۴۶)۔

حدیث ۱۲۴۳: رسول مکرمؐ نے فرمایا، جو شخص جنازے میں شریک ہو یہاں تک کہ نماز پڑھ لے تو اس کے لیے ایک قیراط ہے۔ اور دفن کیے جانے تک حاضر رہے تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کیا ہیں؟ بتایا گیا کہ، (ثواب میں) دو پہاڑوں کی طرح ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۲۴۴: (خصوصی نماز جنازہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۷۳ اور ۱۲۴۰۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۲۴۵: (النجاشی کی نماز جنازہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۷۱، ۱۲۳۶ اور ۱۲۳۹۔ راوی: ابوسلمہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۲۴۶: یہودی لوگ، آنحضرتؐ کے پاس ایک یہودی مرد و عورت کو لائے جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپؐ نے ان دونوں کو رجم (یعنی سنگسار کرنے) کی سزا دی۔ یہ سزا مسجد کے باہر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے مقرر کردہ جگہ پر دی گئی۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۲۴۷: رسول کریمؐ جن دنوں اپنے آخری مرض میں مبتلا تھے اس وقت فرمایا تھا کہ اللہ، یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ اگر ایسا نہ فرمایا ہوتا تو آپؐ کی قبر ظاہر کر دی جاتی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۳، ۴۲۰)۔

حدیث ۱۲۴۸، ۱۲۴۹: میں نے نبی اکرمؐ کے پیچھے اس عورت پر نماز پڑھی جو نفاس (زچگی کے بعد تقریباً ۴۰ یوم کا خون آنے) کی حالت میں مری۔ راوی: سمرۃؓ۔

حدیث ۱۲۵۰، ۱۲۵۱: (النجاشی کی نماز جنازہ): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۱۷۱، ۱۲۳۶، ۱۲۳۹۔ راوی: ابوہریرۃؓ۔

حدیث ۱۲۵۲: میں نے ابن عباسؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ انھوں نے سورۃ الفاتحہ پڑھی، اور کہا کہ لوگ یہ جان لیں کہ یہ سنت ہے۔ راوی: طلحہؓ۔

حدیث ۱۲۵۳: (خصوصی نماز جنازہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۸۱۳، ۱۲۳۸ اور ۱۲۴۱۔ راوی: شعبیؓ۔

حدیث ۱۲۵۴: ایک حبشی مرد (یا غالباً عورت) مسجد نبویؐ کی صفائی کیا کرتے تھے، ان کا انتقال ہو گیا۔ کسی وجہ سے اس کی اطلاع آنحضورؐ کو نہ ہو سکی۔ ایک روز آپؐ نے ان کو یاد کیا تو اس وقت بتایا گیا۔۔ نبی کریمؐ کو لوگوں کا ان کے لیے یہ (حقارت آمیز) رویہ پسند نہ آیا۔ آپؐ نے فرمایا اس کی قبر مجھے بتلاؤ۔ چناں چہ آنحضرتؐ ان کے قبر پر پہنچے اور نماز (جنازہ) پڑھی۔ راوی: ابوہریرۃؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۲)۔

حدیث ۱۲۵۵: ارشاد نبیؐ ہے کہ بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کی تدفین کے بعد اس کے ساتھی لوٹ جاتے ہیں تو اس کے پاس ۲ فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر کہتے ہیں کہ اس شخص، یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق، تو کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے جہنم کے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں تجھے جنت کا ٹھکانہ عطا کیا۔۔ کافر یا منافق کہے گا کہ میں نہیں جانتا، میں تو وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ تو کہا جائے گا، تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا۔ پھر لوہے کے ہتھوڑے سے اس کے کانوں کے درمیان مارا جائے گا تو وہ چیخ مارے گا۔ اور اس چیخ کو جن و انس کے سوا اس کے آس پاس کی چیزیں سنتی ہیں۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۸۳)۔

حدیث ۱۲۵۶: موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ بھیجا گیا۔ جب فرشتہ ان کے پاس پہنچا تو انھوں نے اسے ایک طمانچہ مارا۔ وہ اپنے پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا کہ یہ بندہ تو مرنا ہی نہیں چاہتا۔ اللہ نے اس فرشتے کو بینائی عطا کی اور فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں اور اس کے ہر بال کے عوض جن پر ان کا ہاتھ پڑے گا، ایک سال عمر عطا کی جائے گی۔ موسیٰؑ نے پوچھا، اے پروردگار اس کے بعد کیا ہوگا، تو اللہ نے فرمایا، پھر موت آئے گی۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ تو پھر ابھی آجائے، اور اللہ سے درخواست کی کہ ان کے پتھر پھینکنے کی مقدار ارض مقدس کے قریب کردے۔۔ حضور مکرمؐ نے فرمایا، اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو ان کی قبر، راستے کی طرف سرخ ٹیلے کے پاس دکھاتا۔ راوی: ابن طاؤسؓ۔

حدیث ۱۲۵۷: (خصوصی نماز جنازہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۷۳، ۱۲۴۰۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۲۵۸: امّ حبیبہؓ اور امّ سلمہؓ نے حبش کے گرجا گھر میں تصویریں دیکھی تھیں۔ انھوں نے اس کا ذکر آنحضرتؐ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں کوئی نیک مرد مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں تصویریں بھی بنا دیتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن بدترین خلق ہوں گے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۳، ۴۲۰، ۱۲۴۷)۔

حدیث ۱۲۵۹: (آنحضرتؐ کی صاحبزادی کا انتقال)؛ یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۰۸۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۲۶۰: نبی کریمؐ، شہدائے اُحد میں دو اصحاب کرامؓ کو ایک کپڑے میں جمع کرواتے۔ ان میں سے (جس کے قرآن کا علم زیادہ ہوتا اس) کی طرف اشارہ ہوتا اس کو پہلے قبر میں اتارا جاتا۔ آپؐ فرماتے کہ میں قیامت کے دن گواہ رہوں گا۔۔ ان شہداء کی تدفین خون سمیت ہوتی۔ انھیں نہ غسل دیا جاتا اور نہ نماز پڑھی جاتی۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۱۲۶۱: رسول معظمؐ ایک دن شہدائے اُحد کی قبروں سے واپس لوٹے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا، "میں تم پر گواہ ہوں۔ واللہ! میں اپنے حوض (کوثر) کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ زمین کے خزانے کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں۔ مجھے اس بات کا خدشہ تو نہیں کہ میرے بعد تم لوگ شرک کرنے لگو گے، مگر مجھے ڈر ہے کہ تم حصول دنیا میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگو گے۔ راوی: عقبہ بن عامرؓ۔

حدیث ۱۲۶۲: آپؐ، شہدائے اُحد میں دو اصحاب کرامؓ کو ایک قبر میں جمع کرواتے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۱۲۶۳: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداے اُحد کی تدفین بغیر غسل کے، یعنی ان کے خون سمیت کروائی۔ راوی: عبدالرحمٰن بن کعب جابرؓ۔

حدیث ۱۲۶۴: (شہداے اُحد): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۶۰۔ راوی: عبدالرحمٰن بن کعب جابرؓ۔

حدیث ۱۲۶۵: نبی مکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام (حرمت والا) قرار دیا ہے۔ اور فرمایا کہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہو گا۔ میرے لیے بھی دن کے تھوڑے حصے میں حلال ہوا تھا۔۔ نہ یہاں شکار بھگایا جائے گا، نہ تر گھاس اکھاڑی جائے گی۔ نہ یہاں کا درخت کاٹا جائے گا اور نہ ہی یہاں کی کوئی گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی، مگر اعلان کرنے والے کے لیے جائز ہے۔ یہاں کی اذخر (خصوصی گھاس) سناروں (اور لوہاروں) کے لیے اور ہماری قبروں کے لیے حلال ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۲۶۶: آنحضرتؐ، (منافق) عبداللہ بن ابی کی قبر کے پاس پہنچے تو وہ دفن کیا جا چکا تھا لیکن آپؐ نے اسے باہر نکالنے کا حکم دیا۔ اس کو آپؐ نے اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا اور پھر اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا، اور اس کے بیٹے کی فرمائش پر اپنی قمیص بھی پہنا دی۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۹۳، ۱۱۹۴)۔

حدیث ۱۲۶۷، ۱۲۶۸: جنگ اُحد شروع ہونے کو تھی۔ میرے والد نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ میں اس جنگ کا پہلا شہید ہونے والا ہوں۔ ہم نے دیکھا کہ واقعی وہ پہلے شہید ہی رہے۔ ان کے ساتھ ایک اور صحابیؓ کو بھی دفن کیا گیا تھا۔ یہ بات میرے ذہن کو کھٹکتی تھی چناں چہ ۶ ماہ بعد میں نے ان کو منتقلی کے لیے نکالا تو وہ بالکل تر و تازہ ہی تھے۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۱۲۶۹: (شہداے اُحد): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۶۰۔ راوی: عبدالرحمٰن بن کعب جابرؓ۔

حدیث ۱۲۷۰: نبی کریمؐ، حضرت عمرؓ اور چند اور اصحابؓ کی معیت میں ابن صیاد سے ملنے نکلے۔ وہ بنی مغالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا گیا۔ اس سے حضورؐ نے پوچھا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو اس نے جواباً کہا کہ آپ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر اس نے آنحضرتؐ سے سوال کر ڈالا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضورؐ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ پھر آپؐ نے پوچھا کہ تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا، میرے پاس جھوٹا بھی آتا ہے سچا بھی آتا ہے۔ آپؐ نے اس سے کہا، میں نے ایک بات دل میں چھپائی ہے کیا تو بتا سکتا ہے؟ اس نے کہا "وہ دخ (دھواں) ہے"۔ آپؐ نے برہمی کا اظہار کیا اور فرمایا تو اب حد سے بڑھ رہا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا

Siddiqui Publications

کہ مجھے اس کی اجازت دیجے کہ میں اس کی گردن قلم کر دوں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے تو تم کو اسے قتل کرنے میں قدرت نہ ہو گی۔ اور اگر یہ نہیں ہے تو پھر اس کے قتل سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۲۷۱: ایک یہودی لڑکا آنحضورؐ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار پڑا تو آپؐ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اور اس سے فرمایا، تو اب اسلام لے آ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ اس نے کہا ابو القاسمؐ کی بات مان لے۔ یوں وہ ایمان لے آیا۔ آپؐ یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کہ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے اس کو آگ سے نجات دی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۲۷۲: بچوں میں، میں اور عورتوں میں، میری ماں کمزوروں میں سے تھیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۲۷۳، ۱۲۷۴: ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ارشاد نبویؐ ہے، "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں"۔ پھر انھوں نے اس آیت کا حوالہ دیا، فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا، [یعنی اللہ کی بنائی ہوئی فطرت (اسلام) ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا، (الروم: ۳۰)]۔ (اسی کے تحت راوی کا کہنا ہے کہ) ہر وفات پانے والے بچے پر نماز (جنازہ) پڑھی جائے گی، اگرچہ وہ زانیہ کا ہی کیوں نہ ہو۔ راوی: ابن شہابؒ۔

حدیث ۱۲۷۵: ابو طالب، نزع کی حالت میں تھے۔ آنحضرتؐ ان کے پاس تشریف لائے۔ رسول اللہ نے ابو طالب سے کہا کہ اے میرے چچا! آپ لا اله الا الله کہہ دیجے، میں اللہ کے نزدیک اس کلمہ کی شہادت دوں گا۔ وہاں ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ بن امیہ بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا، اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ حضورؐ اپنی بات دہراتے رہے اور کفار اپنی بات۔ ابو طالب نے کفار ہی کی بات مانی اور اسی میں وہ انتقال کر گئے۔ آپؐ نے فرمایا، میں تمھارے لیے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا جب تک کہ اس سے روکا نہ جاؤں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ [یعنی نبیؐ اور ایمان والوں کی شان کے لائق نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے دعاے مغفرت کریں اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں، (التوبۃ: ۱۱۳)]۔ راوی: سعید بن مسیبؒ۔

حدیث ۱۲۷۶: آنحضرتؐ دو قبروں کے پاس سے گذرے۔ آپؐ نے فرمایا، ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ ایک پیشاب کی نجاست سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا۔ پھر آپؐ نے

درخت کی ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑے کو گاڑ دیا۔ پھر فرمایا، جب تک کہ یہ خشک نہ ہو جائیں شاید ان سے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۴)۔

حدیث ۱۲۷۷: رسول مکرمؐ نے فرمایا ہر شخص کے لیے اس کی جگہ جنت یا جہنم لکھ دی گئی ہے اور نیک بخت و بد بخت ہونا بھی لکھ دیا گیا ہے۔ ایک شخص نے کہا، تو کیا ہم عمل چھوڑ دیں؟ حضورؐ نے فرمایا، نیک لوگ نیک بختی کے عمل کے لیے اور بد لوگ بختی کے عمل کے لیے آسان کیے جائیں گے۔ پھر آپؐ نے یہ آیات پڑھیں، فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ - وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ - فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ - وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ - وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ - فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ، [یعنی پس جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور پرہیز گاری اختیار کی اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور بے نیازی برتی، اور بھلائی کو جھٹلایا اس کو ہم سخت راستے کے لیے سہولت دیں گے، (اللیل: ۵ تا ۱۰)]۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۱۲۷۸: نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی، وہ اسی طرح کا (جھوٹا) ہے جیسا کہ اس نے کہا۔ اور (اس کے علاوہ آپؐ نے خود کشی کی مذمت میں) فرمایا، جس نے اپنی جان کو کسی لوہے سے قتل کیا، تو وہ جہنم کی آگ میں اسی لوہے سے عذاب کیا جائے گا۔ جندبؓ نے آنحضرتؐ سے منسوب کر کے یہ بات کہی کہ ایک آدمی نے خود کو قتل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود ہی جان دی تو میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔ راوی: ثابت بن ضحاکؓ۔

حدیث ۱۲۷۹: ارشاد نبویؐ ہے، "جو اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا ہے، وہ جہنم میں اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا رہے گا۔ اور جو شخص نیزہ چبھو کر مارتا ہے وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۲۸۰: منافق عبداللہ بن ابی مرا تو رسول اکرمؐ کو بلایا گیا۔ آپؐ نماز (جنازہ) کے لیے آگے بڑھے تو میں نے اس کی باتوں کو یاد دلاتے ہوئے کہا کہ کیا آپؐ ایسے کی نماز پڑھیں گے؟ جب میں نے زیادہ سوال کیا تو فرمایا، مجھے اختیار دیا گیا ہے تو میں نے اختیار کر لیا۔ اگر میں یہ جانتا کہ میرے ۷۰ بار دعائے مغفرت کرنے سے یہ بخش دیا جائے گا

تو میں اس سے زیادہ کرتا"۔ پھر آپؐ نے اس کی نماز پڑھائی۔ آپؐ کو واپس ہو کر تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ،[یعنی اور آیندہ ان میں سے جو کوئی مرے اس کی نماز جنازہ بھی تم ہرگز نہ پڑھنا، اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا کیوں کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ مرے بھی اس حال میں کہ وہ فاسق تھے،(التوبۃ:۸۴)]۔ راوی: حضرت عمرؓ۔(دیکھیں حدیث ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۲۶۶)۔

حدیث ۱۲۸۱، ۱۲۸۲: لوگ ایک جنازے کے پاس سے گذرے تو اس کا ذکر اچھے طور سے کیا اور دوسرے جنازے کے پاس سے گذرے تو اس کا ذکر برے طور پر کیا۔ دونوں صورتوں میں آنحضرتؐ نے فرمایا، "واجب ہو گئی"۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا، کیا چیز واجب ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا، "جس شخص کی تم لوگوں نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کو برے طور سے ذکر کیا اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی۔ کیوں کہ تم لوگ ہی زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ راویان: انس بن مالکؓ، ابوالاسودؓ۔

حدیث ۱۲۸۳، ۱۲۸۴: ارشاد نبیؐ ہے، "جب مومن اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے اور اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے، "اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدًا رسول اللہ"۔۔۔ پس یہی ہے اللہ تعالیٰ کا کہنا کہ، يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ،[یعنی اللہ ایمان داروں کو ثابت قدم رکھتا ہے،(یقینی بات اور) مضبوط قول کے ساتھ،(ابراھیم:۲۷)]۔ راوی: براء بن عازبؓ۔(دیکھیں حدیث ۸۷، ۱۸۳، ۸۷۴، ۹۹۴)۔

حدیث ۱۲۸۵، ۱۲۸۶: نبی اکرمؐ نے اس کنویں میں (جہاں بدر کے مقتول مشرکین) پڑے تھے، جھانکا اور فرمایا، کیا تم نے ٹھیک اس چیز کو پالیا جو تمھارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا؟ کسی نے آپؐ سے کہا کہ حضورؐ! آپ تو مُردوں سے بات کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، وہ تم سے زیادہ سننے والے ہیں، البتہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ (حدیث ۱۲۸۶ میں ہے کہ) : وہ اب جان لیں گے کہ جو میں کہتا تھا وہ حق ہے۔ راویان: ابن عمرؓ، حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۲۸۷: ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور اس نے عذاب قبر کا تذکرہ کیا، اور کہا اللہ تمھیں قبر کے عذاب سے بچائے۔ میں نے حضور مکرمؐ سے اس بارے میں پوچھا۔ تو آپؐ نے فرمایا، "ہاں! قبر میں عذاب ہوتا ہے"۔ اور اس کے بعد سے میں نے آپؐ کی کوئی نماز ایسی نہیں دیکھی کہ جس کے بعد آپؐ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۱۲۸۸: رسول اکرمؐ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو عذاب قبر کا ذکر کیا۔ اسے سن کر تمام مسلمان چیخنے لگے۔ راوی: اسماء بنت ابو بکرؓ۔

حدیث۱۲۸۹: (مرنے کے بعد قبر میں مومن اور منافق کا پہلا ردعمل): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۸۳ اور حدیث ۱۲۵۵۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۱۲۹۰: نبی کریمؐ آفتاب غروب ہونے کے بعد باہر نکلے تو آپؐ نے ایک آواز سنی۔ اس پر فرمایا کہ "یہودی اپنی قبر میں عذاب دیے جا رہے ہیں"۔ راوی: ابو ایوبؓ۔

حدیث۱۲۹۱: میں نے آنحضرتؐ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔ راوی: بنت خالدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۹۱، ۹۹۶، ۱۲۸۷)۔

حدیث۱۲۹۲: رسول اکرمؐ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اے اللہ! میں تجھ سے عذاب قبر، آگ کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنے، اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث۱۲۹۳: (پیشاب کی نجاست اور چغل خوری): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۴ اور ۱۲۷۶۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۲۹۴: ارشاد نبویؐ ہے، "جب تم سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اسے اس کا ٹھکانہ بتایا جایا ہے۔ یعنی اگر وہ اہل جنت ہو تو کہا جاتا ہے یہ تمھارا ٹھکانہ ہے۔ اور اگر وہ اہل جہنم ہو تو کہا جاتا ہے یہ تمھارا ٹھکانہ ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائے گا"۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث۱۲۹۵: (نیک آدمی اور بد آدمی کے جنازے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۳۳ تا ۱۲۳۵۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث۱۲۹۶: نبی مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ جس مسلمان کے تین نابالغ بچے مر جائیں تو اللہ تعالیٰ بچوں پر بہت زیادہ مہربانی کے سبب خود اسے بھی اپنی رحمت کے باعث جنت میں داخل کر دے گا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۲، ۱۱۷۴ تا ۱۱۷۶)۔

حدیث۱۲۹۷: آنحضرتؐ کے صاحبزادے ابراھیمؓ وفات پا گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں ان کے لیے ایک دودھ پلانے والی ہے۔ راوی: براءؓ۔

حدیث۱۲۹۸، ۱۲۹۹: رسول اللہ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ نے ان کو پیدا کیا تو اس بات کو بھی، جو وہ کرنے والے ہیں، زیادہ بہتر جانتا ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۳۰۰: (ہر بچہ فطرتاً اسلام پر پیدا ہوتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۷۳، ۱۲۷۴۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۳۰۱: سمرہ بن جندبؓ سے مروی اس حدیث میں آنحضرتؐ نے اپنے ایک طویل خواب کا تذکرہ فرمایا ہے۔ پہلے خواب کی تفصیل ہے جس میں آپؐ نے کئی پہلو دیکھے ہیں۔ اور بعد میں حضورؐ نے ہر پہلو کے حساب سے اس کی تعبیر بھی دی ہے۔ پوری حدیث کے لیے براہ راست دیکھیں "صحیح البخاری"۔۔۔ مؤلف۔

حدیث ۱۳۰۲: میں، حضرت ابو بکرؓ (جو آخری مرض میں مبتلا تھے) کے پاس پہنچی تو انھوں نے پوچھا تم نے نبی مکرمؐ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے کہا، ۳ سفید سحولی کپڑوں میں۔ اس میں نہ تو قمیص تھا نہ عمامہ۔ پھر مجھ سے پوچھا گیا کہ وفات کا دن کونسا تھا؟ میں نے کہا، پیر کا دن۔ پھر اُس کپڑے پر نظر ڈالی جو اس وقت آپ کے بدن پر تھا۔ اس میں زعفران کا کچھ اثر تھا۔ چناں چہ فرمایا کہ اس کو دھو دو۔ اور اسی کپڑے کو زیادہ کرکے کفن بناؤ۔ میں نے کہا یہ تو پرانا ہے۔ فرمایا کہ زندہ، نئے کپڑوں کا مُردے سے زیادہ مستحق ہے۔۔۔ حضرت ابو بکرؓ منگل کی رات کو انتقال فرماگئے، اور صبح ہونے سے پہلے آپؓ کی تدفین کا عمل پورا ہو گیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۸۸)۔

حدیث ۱۳۰۳: ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ حیات ہوتیں تو ضرور خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں اجر ملے گا؟ حضورؐ نے فرمایا، "ہاں"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۳۰۴: رسول کریمؐ اپنی مرض الوفات میں فرماتے کہ "آج میں کہاں ہوں اور کل کہاں ہوں گا"۔ جب میری باری کا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو اٹھا لیا، اس حال میں کہ آپؐ میرے پہلو اور سینے کے بیچ میں تھے، اور میرے گھر میں مدفون ہوئے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۳۰۵: (قبروں پر مسجد بنانے کی مذمت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۱۳، ۴۲۰، ۱۲۴۷ اور ۱۲۵۸۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۳۰۶: میں نے نبی معظمؐ کی قبر کو دیکھا جو کوہان کی طرح (بلند اور محدب) ہے۔ راوی: سفیان تمارؒ۔

حدیث ۱۳۰۷: ولید بن عبد الملک کے زمانے میں (اکابرین کرام کی قبور کی) دیوار گر گئی تو لوگ اس کے بنانے میں مشغول تھے کہ ایک پاؤں دکھائی دیا۔ عروہؓ نے اسے دیکھ کر بتایا کہ یہ پاؤں حضورؐ کا نہیں بلکہ حضرت عمرؓ کا ہے۔ (اسی حدیث میں ہے کہ) حضرتہ عائشہؓ نے عبد اللہ بن زبیرؓ کو وصیت کی کہ مجھے بقیع میں دوسری ازواج کے ساتھ دفن کرنا۔ راوی: ہشام بن عروہؓ۔

حدیث۱۳۰۸: حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا اور اس بات کی اجازت مانگی کہ کیا میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جاسکتا ہوں؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگرچہ کہ اس جگہ کو میں اپنے لیے پسند کرتی تھی لیکن آج میں عمرؓ کو اپنے اوپر ترجیح دوں گی۔ اس اجازت کے پانے پر حضرت عمرؓ نے کہا کہ آج میرے نزدیک اس جگہ مدفون ہونے سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں۔ پھر آپ نے اپنے جانشین کے بہ طور حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کے علاوہ زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کے نام تجویز کیے۔ اور آنے والے خلیفہ کے لیے وصیت کی کہ وہ مہاجرین اولین کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ ان کی عزت و حفاظت کریں۔ انصار کے ساتھ بھلائی کریں۔ اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو پورا کریں۔ اور ان کے دشمنوں سے لڑیں۔ راوی: عمرو بن میمون اودیؒ۔

حدیث۱۳۰۹: ارشاد نبیؐ ہے، "مُردوں کو برا بھلا نہ کہو، اس لیے کہ جو انھوں نے آگے بھیجا تھا وہ اس تک پہنچ گئے ہیں"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۱۳۱۰: رسول اکرمؐ کی شان میں، (بدبخت) ابولہب نے نازیبا کلمات کہے اور بددعا کی، تو اسی وقت یہ سورۃ نازل ہوئی۔ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ - مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ - سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ - وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ - فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ، [یعنی ٹوٹ گئے ابولہب کے ہاتھ (اس کی ہر طرح کی کوشش ناکام رہی) اور خود بھی برباد ہوا۔ اس کو اس کے مال نے نفع دیا اور نہ اس کی کمائی نے۔ ضرور وہ شعلہ زن آگ میں ڈالا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ اس کی شر انگیز عورت بھی آگ میں داخل ہوگی۔ اس کے گلے میں نارے کی رسی ہوگی، (المسد: ۱ تا ۵)]۔ راوی: ابن عباسؓ۔